Dummies کا کیا حکم ہے؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بعض کلاتھ ہاؤسز اور گارمنٹس سٹورز میں مجسمے (Dummies) رکھے ہوتے ہیں، ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب :

دوکانوں پر عورتوں یا مردوں کے مجسمے (Dummies)، تماثیل وتصاویر کو نا قابل اعتناء لباس پہنا کر سر بازار رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ یہ غیرتِ ایمانی کے بھی منافی ہے۔

اسی طرح کی تصاویر وتماثیل اور مجسموں سے عورتوں کو بے حیائی اور عریانی وفحاشی کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ یہ بے ہودگی، انتہا درجہ کی بداخلاقی اور بے حیائی وفحاشی والی روش ہے۔ جو دینِ اسلام کے پاکیزہ مزاج کے سراسر خلاف ہے۔ یہ قبیح فعل حرام وناجائز ہے۔ کسی سنجیدہ اور شریف الطبع انسان کو زیبا نہیں کہ وہ اس طرح کی بے ہودہ کاروائی سے اپنا مالِ تجارت فروخت کرے۔

اگر ان مجسموں کا سر نہ بھی ہو، تب بھی ان سے بے ہودگی اور غیر سنجیدگی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ اس سے کسی انسان کی بری ذہنیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ ان ڈمیوں کی حرمت وممانعت پر درج ذیل دلائل وارد ہوئے ہیں۔

دلیل نمبر 1، 2 :

حرمتِ تصویر اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت

تصویر امتِ مسلمہ میں سب سے بڑا فتنہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے

مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔ اس سے منع بھی فرمایا اور اس فعل قبیح کے مرتکب کو سخت وعید بھی فرمائی چنانچہ:

(ا) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان لوگوں سے بڑھ کر ظالم کون ہوں گے، جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کی کوشش کرنے لگیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ ایک ذرہ، ایک دانہ یا ایک جو ہی پیدا کریں۔

(صحیح بخاری: ٥٩٥٣، صحیح مسلم: ٢١١١)

(ب) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی، روزِ قیامت اُسے اس میں روح پھونکنے پر مجبور کیا جائے گا، لیکن وہ پھونک نہ سکے گا۔''

(صحیح بخاری: ٥٩٦٣، صحیح مسلم: ٢١١٠)

(ج) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أشدّ النّاس عذابا يوم القيامة رجل قتله نبيّ أو قتل نبيّا وإمام ضلالة وممثّل من الممثّلين .

''قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اسے ہوگا، جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا کسی نبی نے اسے قتل کیا ہوگا، نیز گمراہ امام اور تصویر ساز۔''

(مسند الامام احمد: ٤٠٧/١، وسندہٗ حسنٌ)

تصویرشرک جیسے فتنے تک پہنچنے کا وسیلہ اورذریعہ ہے۔ یہ اللہ کی تخلیق کی مشابہت اور بے حیائی وفحاشی کا باعث ہے۔

دلیل نمبر 3 :

رحمت کے فرشتوں کے لیے رکاوٹ

فرمانِ رسول ہے:

لا تدخل الملائكة بيتا فيه تماثيل أو تصاوير .

''اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس میں مورتیاں یا تصاویر ہوں۔''

(صحیح مسلم : ۲۱۱۲)

ظاہر ہے جس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہ ہوں ، اس میں رحمت وبرکت کیسے آسکتی ہے؟

دلیل نمبر 4 :

یہ فحاشی ہے

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنِ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُم عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ---﴾ (النور : ١٩/٢٤)

''بلاشبہ جولوگ مؤمنوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں، ان کے لیے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حیا سوز سائن بورڈ اور مختلف کمپنیوں کی تصاویر پر مبنی اشیاء کی ایڈورٹائزمنٹ وغیرہ سب حرام وممنوع ہیں۔

دلیل نمبر 5 :

کفار سے مشابہت

امام مسلم بن صبیح کہتے ہیں کہ میں مسروق رحمہ اللہ کے ساتھ ایک مکان میں تھا، جس میں سیدہ مریم علیہا السلام کی مورتیاں تھیں، مسروق فرمانے لگے، یہ کسریٰ کی مورتیاں ہیں، میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

(صحیح بخاری :۵۹۵۰، صحیح مسلم : ۲۱۰۹)

معلوم ہوا کہ مورتیاں اور مجسمے (Dummies) بنانا کفار کا شیوہ ہے، لہٰذا یہ حرام وناجائز اور گناہ ہے۔گناہ رزق سے محرومی کا باعث ہے۔